اسلامی عقائد

جمع و ترتیب

مجلسِ علمی

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

زیر نگرانی

متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم

زیر انتظام
eMarkaz markaz.edu.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند ضروری باتیں

شریعت کے اجزاء:

شریعت کے بنیادی اجزاء پانچ ہیں:

1: اعتقادات

2: عبادات

3: اخلاقیات

4: معاشرات

5: معاملات

ان میں سب سے اہم ترین اعتقادات یعنی عقائد ہیں۔

عقیدہ کی تعریف:

عقائد "عقیدہ" کی جمع ہے۔ ایسا نظریہ جس کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی رضا اور ناراضگی، جنت اور جہنم کا فیصلہ ہو اسے "عقیدہ" کہتے ہیں۔

فائدہ 1:

صحیح عقائد کو "اسلامی عقائد" کہتے ہیں۔

فائدہ 2:

صحیح عقیدہ پر اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کا فیصلہ ہوتا ہے جبکہ باطل اور فاسد عقیدہ پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور جہنم کا فیصلہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے متعلق عقائد

[1]: اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور اسماء میں یکتا ہیں۔

[2]: اللہ تعالیٰ نہ تو کسی کے باپ ہیں نہ کسی بیٹے ہیں۔

[3]: اللہ تعالیٰ بغیر جسم، بغیر جہت اور بغیر مکان کے موجود ہیں۔

[4]: اللہ تعالیٰ اپنے موجود ہونے میں کسی مکان اور جگہ کے محتاج نہیں۔

[5]: اللہ تعالیٰ ہر وقت، ہر جگہ موجود ہیں۔

[6]: اللہ تعالیٰ جہات ستہ "فوق یعنی اوپر، تحت یعنی نیچے، یمین یعنی دائیں، شمال یعنی بائیں، قُدَام یعنی آگے، خَلفُ یعنی پیچھے" کو محیط ہیں۔

[7]: اللہ تعالیٰ جہات ستہ "فوق یعنی اوپر، تحت یعنی نیچے، یمین یعنی دائیں، شمال یعنی بائیں، قُدَام یعنی آگے، خَلفُ یعنی پیچھے" سے پاک ہیں۔

[8]: اللہ تعالیٰ موجود ہونے میں جسم کے محتاج نہیں۔

[9]: اللہ تعالیٰ جسم اور جسم کے اعضاء سے پاک ہیں۔

[10]: اللہ تعالیٰ بولنے کے لئے زبان، سننے کے لئے کان اور دیکھنے کے لئے آنکھ کے محتاج نہیں۔

[11]: اللہ تعالیٰ حرکت اور سکون سے پاک ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو متحرک یا ساکن نہیں کہہ سکتے۔

[12]: اللہ تعالیٰ صورت اور رنگ سے پاک ہیں۔

[13]: اللہ تعالیٰ کیفیات سے پاک ہیں۔

[14]: اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں اور کائنات کا ہر ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔

[15]: اللہ تعالیٰ سارے جہان کے خالق و مالک ہیں۔

[16]: اللہ تعالیٰ انسان کے افعال و اعمال کے خالق یعنی پیدا کرنے والے ہیں اور

انسان اپنے اعمال کا کاسب یعنی سر انجام دینے والا ہے۔

[17]: یہ کائنات خود بخود وجود میں نہیں آئی بلکہ اس کو بنانے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

[18]: جب کائنات میں کچھ نہ تھا تو اللہ تعالیٰ اس وقت بھی تھے اور جب کچھ نہیں ہو گا تو بھی اللہ تعالیٰ ہوں گے۔

[19]: اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں، اللہ تعالیٰ کے ارادے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

[20]: اللہ تعالیٰ کی ہر بات سچی ہوتی ہے۔

[21]: جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات مخلوق کی پیدائش سے پہلے موجود تھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات بھی مخلوق کی پیدائش سے پہلے موجود تھیں۔

[22]: جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات مخلوق کے فنا ہونے کے بعد رہے گی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات بھی مخلوق کے فنا ہونے کے بعد باقی رہیں گی۔

[23]: کسی چیز کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ مخلوق کا فائدہ ہے۔

[24]: اللہ تعالیٰ جب کسی کو بیماری یا موت دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یہ ڈر نہیں ہوتا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا نقصان کریں گے یا اللہ تعالیٰ سے کوئی بدلہ لے گا۔

[25]: اس دنیا میں جو کچھ ہو چکا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہو گا وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔

[26]: جو چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں اللہ تعالیٰ وہ بھی جانتے ہیں اور جو ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اللہ تعالیٰ کو وہ بھی معلوم ہیں۔

[27]: اس کائنات کے ذرے ذرے پر اللہ تعالیٰ کو مکمل اختیار حاصل ہے۔

[28]: اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود بننے کے لائق نہیں۔

[29]: نیک اعمال پر اجر وثواب دینا اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، گناہ پر سزا دینا اللہ تعالیٰ کا عدل ہے اور گناہگار کو معاف کر دینا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

[30]: اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام صرف "اللہ" ہے۔

[31]: اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام بہت سارے ہیں جن میں سے ننانوے نام مشہور ہیں:

هُوَ اللهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالُ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ.

[32]: جو بندہ اللہ تعالیٰ کے یہ ننانوے نام زبانی یاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت عطا فرمائیں گے۔

[33]: جو کام انسان کے اختیار میں نہیں ان میں صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگی جائے۔

[34]: نذر و نیاز صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی ماننی چاہیے۔

[35]: اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہیں۔

[36]: اللہ تعالیٰ ہی حاجت روا ہیں۔

[37]: اللہ تعالیٰ ہی مشکل کشا ہیں۔

[38]: اللہ تعالیٰ ہی مختار کل ہیں۔

[39]: اللہ تعالیٰ ہی قادر مطلق ہیں۔

[40]: اللہ تعالیٰ کو خدا کہنا بھی جائز ہے۔

تقدیر سے متعلق عقائد

[41]: تقدیر علم الٰہی اور امر الٰہی کے مجموعہ کا نام ہے۔ یعنی اس عالم میں جو کچھ ہوتا ہے یا ہوگا وہ سب کچھ ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ فلاں انسان کو اللہ تعالیٰ اختیار دیں گے اور وہ اپنے اختیار سے یہ کام کرے گا یہ علم الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ہر چیز کو پیدا فرمانے سے پہلے یہ لکھ دیتے ہیں کہ فلاں بندہ اپنے اختیار سے یہ کام کرے گا اور یہ امر الٰہی ہے۔

[42]: اللہ تعالیٰ کے جو فیصلے بندہ کے نفس، خواہش اور مزاج کے موافق ہوں ان کو "تقدیرِ خیر" اور جو فیصلے نفس، خواہش اور مزاج کے خلاف ہوں انہیں "تقدیر شر" کہتے ہیں، وگرنہ اللہ تعالیٰ کے سارے فیصلے اپنی ذات کے اعتبار سے خیر ہی ہوتے ہیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام سے متعلق عقائد

[43]: وہ انسان کامل جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئے اس کو "نبی" کہتے ہیں۔

[44]: وہ نبی جو مستقل شریعت لے کر آئے اس کو "رسول" کہتے ہیں۔

[45]: اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کے لئے نبی اور رسول کو ماننا ضروری ہے۔

[46]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کو حجت اور دلیل شرعی ماننا ضروری ہے۔

[47]: پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

[48]: اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء بھیجے وہ سارے انسان اور مرد تھے۔

[49]: اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو بھی نبوت عطا فرمائی اپنے کرم سے عطا فرمائی، کوئی شخص اپنی محنت اور عبادت سے نبی نہیں بن سکا۔

[50]: نبی معصوم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کو ہر قسم کے چھوٹے اور بڑے گناہ سے بچاتے ہیں۔

[51]: نبی کی اطاعت کرنا امت پر فرض ہوتا ہے۔

[52]: اللہ تعالیٰ جسے نبوت عطا فرماتے ہیں تو پھر اس سے نبوت واپس نہیں لیتے۔

[53]: نبی کا مقام و مرتبہ پوری امت سے زیادہ ہوتا ہے۔

[54]: نبی کے سونے سے ان کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

[55]: نبی کا خواب سچا اور وحی ہوتا ہے۔

[56]: اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو جو معجزات عطا فرمائے وہ برحق ہیں۔

[57]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا علمی معجزہ قرآن کریم ہے۔

[58]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا عملی معجزہ معراج ہے۔

[59]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بشر اور صفت نور ہے۔

[60]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیھم السلام سے افضل ہیں۔

[61]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیھم السلام کے امام ہیں۔

[62]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مکانوں، تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے نبی ہیں۔

[63]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکان، زمان اور مقام کے اعتبار سے آخری نبی ہیں۔

[64]: اللہ تعالی کے نبی کی جس جگہ وفات ہوتی ہے اسی جگہ تدفین ہوتی ہے۔

[65]: اللہ تعالی کے نبی کا جسم مبارک اپنی قبر میں محفوظ ہوتا ہے۔

[66]: ہر نبی اپنی زمینی قبر مبارک میں دنیوی جسد اطہر کے ساتھ زندہ ہے۔

[67]: وفات کے بعد نبی اپنی قبر میں دنیوی جسد اطہر کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

[68]: نبی کے انتقال کے بعد نبی کا مال وراثت میں تقسیم نہیں ہوتا۔

[69]: روضہ اقدس کی نیت سے سفر کرنا باعث اجر وثواب ہے۔

[70]: روضہ اطہر کی زیارت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا بہتر اور مستحب ہے۔

[71]: روضہ اطہر پر حاضر ہوکر صلوۃ وسلام پڑھا جائے تو اللہ تعالی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیتے ہیں اور دور سے پڑھا جائے تو تو اللہ تعالی فرشتوں کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتے ہیں۔

[72]: امت کے اعمال اجمالا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتے ہیں۔

[73]: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس حاضر ہوکر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے۔

[74]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے ساتھ ملا ہوا زمین کا حصہ: کعبہ، کرسی اور عرش سے افضل ہے۔

[75]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کا سایہ مبارک تھا۔

فرشتوں سے متعلق عقائد

[76]: فرشتوں کا وجود برحق ہے۔

[77]: فرشتے اللہ تعالی کی نورانی مخلوق ہیں۔

[78]: فرشتے عموماً انسانی نظروں سے غائب رہتے ہیں۔

[79]: فرشتے نہ تو مرد ہیں اور نہ ہی عورت ہیں۔

[80]: فرشتے کھانے پینے سے پاک ہوتے ہیں۔

[81]: فرشتے ہر وقت اللہ تعالی کی تسبیح اور ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔

[82]: ہر فرشتے کے ذمہ جو کام ہے وہ اسی کام میں مصروف رہتا ہے۔

[83]: فرشتے اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کرتے۔

[84]: کچھ فرشتوں کی ذمہ داری انسانوں کے اعمال لکھنے کی ہے۔

[85]: کچھ فرشتوں کے ذمہ انسانوں کی حفاظت کرنا ہے۔

[86]: کچھ فرشتے جنت کے نگران ہیں۔

[87]: کچھ فرشتے دوزخ کے نگران ہیں۔

[88]: کچھ فرشتوں کے ذمہ مخلوق کی ارواح قبض کرنا ہے۔ان کے سردار ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

[89]: مشہور فرشتے چار ہیں:

روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ حضرت میکائیل علیہ السلام۔
حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

[90]: حاملین عرش یعنی اللہ تعالی کے عرش کو اٹھانے والے چار فرشتے ہیں اور قیامت کے دن حاملین عرش آٹھ فرشتے ہوں گے۔

آسمانی کتابوں سے متعلق عقائد

[91]: اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے وہ سب کے سب برحق ہیں۔

فائدہ:

اللہ تعالیٰ نے چار بڑی آسمانی کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل کی ہیں، انہیں "صحیفے" کہتے ہیں۔

[92]: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا۔

[93]: تورات، زبور، انجیل اور دیگر تمام صحیفے منسوخ ہو چکے ہیں۔

[94]: قرآن کریم کے علاوہ باقی آسمانی کتابوں میں لوگوں نے تحریف اور تبدیلی کر دی ہے۔

[95]: سورۃ فاتحہ سے لے کر "والناس" تک قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف سچا ہے۔

[96]: سورۃ الفاتحہ سے لے کر "سورۃ الناس" تک قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف محفوظ ہے۔

[97]: قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

[98]: قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

[99]: قرآن کریم مخلوق نہیں ہے۔

[100]: قرآن کریم کی سات قراءتیں مشہور اور متواتر ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے متعلق عقائد

[101]: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جو مومن ہو، ایمان کی حالت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی اس کی وفات ہوئی ہو۔

[102]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پکے سچے مومن ہیں۔

[103]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں۔

[104]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حجت ہیں۔

[105]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محفوظ ہیں یعنی اگر ان میں سے کسی سے گناہ ہو بھی گیا تو اللہ تعالی نے اس کی توبہ قبول کر کے اس کے گناہ کو معاف فرما دیا ہے۔

[106]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمان اور اعمال کے لئے معیارِ حق ہیں۔

[107]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تنقید سے بالاتر ہیں۔ ان کے کسی قول اور فعل پر تنقید کرنا جائز نہیں۔

[108]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب جنتی ہیں۔یعنی تمام صحابہ سیدھے جنت میں جائیں گے۔

[109]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "نجوم ہدایت" یعنی آسمان ہدایت کے روشن ستارے ہیں۔

[110]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت کے بہترین اور افضل ترین لوگ ہیں۔

[111]: انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد انسانوں میں سب سے اعلی ترین درجہ اور مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے۔ صحابہ کرام کے بعد آنے والے حفاظ، قراء، علماء، فقہاء، شہداء اور اولیاء سب مل کر بھی کسی صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔

[112]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کسی بات پر متفق ہو جائیں تو ان کا اجماع؛ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی طرح معصوم ہوتا ہے۔

[113]: صحابہ کرام اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم کے ساتھ محبت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کی علامت ہے۔

[114]: صحابہ کرام اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم دونوں سے بغض یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے بغض: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی علامت اور گمراہی ہے۔

[115]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق، دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق، تیسرے خلیفہ حضرت عثمان ذو النورین اور چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان چاروں کو "خلفائے راشدین" کہتے ہیں۔

[116]: خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی خلافت کو "خلافت راشدہ" اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو "خلافت عادلہ" کہتے ہیں۔

[117]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

[118]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں فضیلت کی ترتیب یہ ہے:

1: خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم۔

2: عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم۔

3: اصحاب بدر رضی اللہ عنہم۔

4: اصحاب بیعت رضوان رضی اللہ عنہم۔

5: شرکائے فتح مکہ رضی اللہ عنہم۔

6: وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔

[119]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے وہ دس صحابہ جن کا نام لے کر رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں جنت کی خوش خبری دی انہیں "عشرہ مبشرہ" کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں: حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

[120]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آخرت کے عذاب سے محفوظ ہیں۔

[121]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات جس میں جنگیں بھی ہوئیں، ان کو "مشاجرات صحابہ" کہتے ہیں۔

[122]: مشاجرات صحابہ میں اختلاف اجتہادی تھا۔ درست اجتہاد والے کو دوہرا اجر اور خطا اجتہادی والے کو اکہرا اجر ملے گا۔

[123]: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان دونوں کے سب ساتھی جنتی ہیں۔ البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ "مجتہد مصیب" یعنی درست اجتہاد پر تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ "مجتہد مخطی" یعنی خطائے اجتہادی پر تھے۔

[124]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات میں کسی ایک گروہ کو باطل یا گمراہ کہنا جائز نہیں۔

[125]: یزید فاسق وفاجر تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے یزید کو صالح نہیں کہہ سکتے س اور یزید کے فسق وفجور کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض بھی نہیں کرسکتے۔

[126]: حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے باہمی اختلاف میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا۔

امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے متعلق عقائد

[127]: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے والی خواتین مسلمانوں کی مائیں ہیں، اس لئے ان کو "امہات المومنین" رضی اللہ تعالیٰ عنہن کہتے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

1. سیدہ خدیجۃ الکبری بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔
2. سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا۔
3. سیدہ عائشہ صدیقہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما۔
4. سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما۔
5. سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔
6. سیدہ ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا۔
7. سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔
8. سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔
9. سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما۔
10. سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا۔
11. سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔

ان کے علاوہ کچھ کنیزیں اور باندیاں بھی تھیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

1. سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا۔
2. سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا۔
3. سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا۔
4. سیدہ جمیلہ رضی اللہ عنہا۔

[128]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہیں۔

[129]: حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پاک دامن تھیں۔

[130]: کسی بھی نبی کے نکاح میں کوئی فاحشہ اور بدکردار عورت نہیں آئی۔

[131]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پر عدتِ وفات نہیں۔

[132]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے کسی امتی کا نکاح جائز نہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد

[133]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے تین بیٹے اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

1. حضرت قاسم رضی اللہ عنہ۔
2. حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ۔
3. حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ۔

بیٹیوں کے نام یہ ہیں:

1. حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔
2. حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا۔
3. حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔
4. حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد

[134]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین داماد تھے:

1: حضرت ابو العاص لقیط بن الربیع رضی اللہ عنہ جن سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔

2: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جن سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔

3: حضرت علی رضی اللہ عنہ جن سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت

[135]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد، بیٹیوں اور بیٹیوں کی اولاد سب اہل بیت ہیں۔

[136]: اہل بیت کو دوہری عظمت حاصل ہے:

1: ایمان

2: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری

[137]: اہل بیت سے محبت ایمان کی علامت اور ان سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

[138]: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

[139]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے اہل بیت کا احترام امت پر فرض ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین سے متعلق عقائد

[140]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا اسمِ گرامی حضرت عبد اللہ تھا۔

[141]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی حضرت آمنہ تھا۔

[142]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا خاتمہ فطرتِ اسلام پر ہوا۔

اولیاء اللہ سے متعلق عقائد

[143]: صحیح العقیدہ متبع سنت شخص کو اللہ تعالیٰ کا ولی کہتے ہیں۔

[144]: اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں۔

[145]: اپنے عقائد، اعمال اور اخلاق کی اصلاح کے لیے صحیح العقیدہ، متبع سنت ولی کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہیے۔

وسیلہ دے کر دعا مانگنا

[146]: حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی ذات کا وسیلہ دے کر دعا مانگنا جائز ہے۔

[147]: انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کی دنیوی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد ان کی ذات کا وسیلہ دے کر دعا مانگنا جائز ہے۔

[148]: اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور اپنے نیک اعمال کا وسیلہ دے کر دعا مانگنا جائز ہے۔

جنات سے متعلق عقائد

[149]: اللہ تعالی نے ایک مخلوق کو آگ سے پیدا کیا ہے جنہیں "جنات" کہتے ہیں۔

[150]: جنات میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی۔

[151]: جنات شریعت کے احکامات کے پابند ہیں۔

[152]: مرنے کے بعد جنات کو ثواب وعذاب ہو گا۔

[153]: جنات میں سب سے زیادہ مشہور ابلیس لعین ہے۔

موت اور قبر سے متعلق عقائد

[154]: جزا اور سزا کے لئے خاتمہ کا اعتبار ہے، اگر خاتمہ اچھا ہوا تو ثواب اور اگر خاتمہ برا ہوا تو عذاب ہو گا۔

[155]: موت کے وقت سے پہلے پہلے انسان کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔

[156]: کسی انسان کا مر جانا اس کے لئے چھوٹی قیامت کہلاتا ہے۔

[157]: مسلمان نیک ہو یا فاسق اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

[158]: کافر کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔

[159]: موت کے بعد قیامت سے پہلے جہاں انسان یا اس کے اجزاء ہوں اسے قبر کہتے ہیں۔

[160]: سجین سے لے کر علیین تک مکان اور موت سے لے کر حشر تک زمان کے مجموعہ کو برزخ کہتے ہیں۔

[161]: موت کے بعد قیامت سے پہلے قبر اور برزخ میں مردے کے جسم سے روح کا اتنا تعلق قائم کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اسے ایک قسم کی حیات ملتی ہے اور مومن قبر میں راحت اور لذت، کافر قبر میں تکلیف اور دکھ محسوس کرتا ہے۔

[162]: مردہ دفن کرکے جانے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

[163]: قبرستان میں جب مردوں کو سلام کیا جائے تو وہ سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔

[164]: دو فرشتے مردے سے قبر میں تین سوالات کرتے ہیں۔

تیرا رب کون ہے؟

تیرا نبی کون ہے؟

تیرا دین کیا ہے؟

فائدہ:

قبر میں یہ سوال وجواب امتی سے ہوتے ہیں، اللہ کے نبی سے نہیں ہوتے۔

[165]: قبر میں سوال کرنے والے ایک فرشتے کا نام منکَر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔

[166]: مومن ان تینوں سوالات کے جوابات دے دیتا ہے جبکہ کافر جوابات نہیں دے سکتا۔

[167]: مومن کو قبر میں آرام وسکون، جنت کا لباس اور جنت کا بستر ملتا ہے۔ جنت کی خوشبو اور ٹھنڈی ہوا اس کی قبر میں پہنچتی رہتی ہے۔

[168]: کافر کو قبر میں عذاب، جہنم کا لباس اور جہنم کا بستر ملتا ہے۔ جہنم کی تپش اور دھواں اس کی قبر میں آتا رہتا ہے۔

[169]: قبر کے عذاب کو انسان اور جنات کے علاوہ ہر ذی روح مخلوق سنتی ہے۔

[170]: قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

ایصال ثواب

[171]: کسی بھی مسلمان کا دوسرے مسلمان کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

[172]: زندہ اور میت دونوں کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

[173]: بدنی اور مالی تمام نفلی عبادات کا ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

قیامت کی علامات سے متعلق عقائد

[174]: قیامت سے پہلے قیامت کی کچھ نشانیاں ہیں۔ کچھ نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

[175]: کچھ نشانیوں کو علامات صغریٰ یعنی چھوٹی نشانیاں کہتے ہیں۔ کچھ نشانیوں کو علامات کبریٰ یعنی بڑی نشانیاں کہتے ہیں۔

[176]: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر حضرت مہدی علیہ الرضوان کی آمد تک ظاہر ہونے والی علامات کو قیامت کی علامات صغریٰ کہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1. چرواہے اور کم درجے کے لوگ فخر و نمود کے طور پر اونچی اونچی عمارتیں بنائیں گے۔
2. ظلم و ستم عام ہو گا۔
3. شرم و حیا اٹھ جائے گی۔
4. شراب کو "نبیذ" یعنی مشروب سمجھ کر پیا جائے گا۔
5. سود کو "خرید و فروخت" کا نام دے کر کھایا جائے گا۔
6. رشوت کو "ہدیہ" کا نام دیا جائے گا۔
7. علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی۔

8. سرکاری خزانوں کو حکومتی لوگ لوٹیں گے۔
9. زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے گا۔
10. دین کو دنیا کے لیے استعمال کیا جائے گا۔
11. شوہر بیوی کی اطاعت کرے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔
12. دوست کو اہمیت دے گا اور باپ سے بے توجہی کرے گا۔
13. ذلیل اور فاسق شخص قوم کے سردار بن جائیں گے۔
14. گانا گانے والیوں کو عزت اور شہرت ملے گی۔
15. مسجدوں میں زور زور سے باتیں ہوں گی۔
16. شراب عام ہو گی۔
17. اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔
18. مردوں میں ریشم عام ہو جائے گا۔
19. جھوٹ کا رواج عام ہو جائے گا۔

[177]: حضرت مہدی علیہ الرضوان کی پیدائش سے لے کر پہلی بار صور پھونکنے تک ظاہر ہونے والی علامات کو "علامات کبریٰ" کہتے ہیں۔ جو یہ ہیں:

1. حضرت محمد مہدی علیہ الرضوان کی پیدائش۔
2. دجال کا خروج۔
3. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول۔
4. یاجوج ماجوج کا نکلنا۔
5. سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔
6. کوہ صفا سے دابۃ الارض کا نکلنا اور لوگوں سے باتیں کرنا۔
7. ٹھنڈی ہوا کا چلنا۔ جس سے تمام نیک لوگ فوت ہو جائیں گے۔

8. حبشہ کے کافروں کا بیت اللہ کو گرانا۔

9. چالیس دن تک دھواں کا چھاجانا۔

10. آگ کا لوگوں کو ملک شام کی طرف لے جانا۔

آخرت سے متعلق عقائد

[178]: حضرت اسرافیل علیہ السلام پہلی بار صور پھونکیں گے جس سے تمام جاندار فوت ہو جائیں گے۔

[179]: حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے جس سے سب لوگ اٹھ کر میدان محشر میں جمع ہوں گے۔

[180]: اللہ تعالیٰ اس دنیا کو فنا کر دیں گے۔اس کو قیامت کبریٰ کہتے ہیں اور یہ برحق ہے۔

[181]: قیامت کے دن ہر ذی روح کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔

[182]: انسان اور جنات اپنے اپنے اعمال کا حساب دیں گے۔

[183]: نیک لوگوں کو ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں اور کفار کو ان کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

[184]: کچھ لوگ محض اللہ تعالی کے فضل و کرم سے بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

[185]: قیامت کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ساری انسانیت کی سفارش فرمائیں گے۔جس کے بعد حساب کتاب شروع ہو گا۔

[186]: انبیاء کرام علیھم السلام، علماء، شہداء، حفاظ، قرآن اور روزہ بھی شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

[187]: مسلمان کے وہ بچے جو نابالغ فوت ہو گئے وہ اپنے والدین کی شفاعت کریں

گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

[188]: قیامت کے دن ایک ترازو قائم ہو گا جس کے ذریعے اعمال تولے جائیں گے۔

[189]: قیامت کے دن موت کو ایک دنبے کی شکل میں لاکر ذبح کر دیا جائے گا اس کے بعد کسی کو موت نہیں آئے گی۔

[190]: جہنم کی پشت پر پل صراط قائم ہو گا۔

[191]: پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا۔اس سے گزرتے ہوئے پندرہ سو سال لگیں گے۔

[192]: پل صراط سے ہر شخص کو گزرنا ہو گا۔

[193]: ہر شخص اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزرے گا۔ کوئی بجلی کی طرح، کوئی تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور کوئی گھسٹ کر گزر جائے گا۔

[194]: جنتی پل صراط سے گزر کر جنت میں چلے جائیں گے۔ جہنمی پل صراط سے نہیں گزر سکیں گے بلکہ جہنم میں گر جائیں گے۔

حوض کوثر سے متعلق عقائد

[195]: نہر کوثر اور حوض کوثر برحق ہیں۔

[196]: "کوثر" جنت میں ایک نہر کا نام ہے، اس نہر سے دو پرنالے حوض کوثر میں گریں گے، اس حوض کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہو گی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا، اس حوض پر پانی پینے کے برتنوں کی تعداد ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہو گی۔

[197]: جو مسلمان وہاں سے پانی پی لے گا تو اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

[198]: کافر اور بدعتی آدمی وہاں سے پانی نہیں پی سکے گا۔

جنت اور جہنم سے متعلق عقائد

[199]: جنت اور جہنم کا وجود برحق ہے۔

[200]: جنت اور جہنم دونوں پیدا کی جاچکی ہیں۔

[201]: جنت اہل ایمان کے لیے انعام و عیش کی جگہ ہے۔

[202]: جہنم کفار کے لئے عذاب اور نافرمان مسلمانوں کو ان کے گناہوں کی سزا دے کر پاک کرنے کی جگہ ہے۔

[203]: قیامت کے بعد جو ایک بار جنت میں داخل کر دیا گیا وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

[204]: جنت میں بڑھاپا، بیماری، غم، موت اور مشقت نہیں ہو گی۔

[205]: جنت میں اہل جنت کی ہر خواہش کو پورا کیا جائے گا۔

[206]: جنت میں ہر قسم کے میوے اور پھلوں کے باغات ہوں گے۔ جنت میں پاکیزہ شراب، دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی۔

[207]: جنت میں پاکیزہ حوریں ملیں گی اور سب سے مشہور حور کا نام حور عین ہو گا۔ ان تمام حوروں کی سردار دنیا والی بیوی ہو گی۔

[208]: مسلمان عورت دنیا میں جس مسلمان کی بیوی ہو گی جنت میں وہ اسی خاوند کے ساتھ رہے گی۔

[209]: جس مسلمان عورت کا خاوند کافر ہو گیا ہو یا جو مسلمان عورت بغیر نکاح کے فوت ہو گئی ہو، یا جسے شوہر نے طلاق دے دی ہو تو اس کا نکاح جنت کے کسی مرد سے کر دیا جائے گا۔

[210]: کوئی کافر جنت میں ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں جائے گا۔

[211]: جنت اور جہنم ہمیشہ رہیں گی اور کبھی فنا نہیں ہوں گی۔

[212]: جو شخص جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا اور جنت داخل ہو گا اسے دنیا سے دس گنا بڑی جنت ملے گی۔

[213]: جنت میں اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا۔

[214]: وہ لوگ جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک جگہ رکھا جائے گا جس کا نام اعراف ہے۔ یہ لوگ اہل جنت کو جنت کی نعمتوں میں دیکھ کر جنت کے حصول کی دعا کریں گے اور اہل جہنم کو عذاب میں مبتلا دیکھ کر جہنم کے عذاب سے پناہ مانگیں گے۔ ایک وقت آئے گا جب اللہ تعالی ان کو بھی جنت میں داخل فرمادیں گے۔

[215]: جہنم کفار اور منافقین کے لیے دائمی عذاب کی جگہ ہے، جو تیار ہو چکی ہے۔

[216]: کفار اور منافقین جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

[217]: اہل ایمان میں بعض گناہگار جو جہنم میں جائیں گے وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر بالآخر جنت میں چلے جائیں گے۔

ایمان و کفر سے متعلق عقائد

[218]: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تمام چیزوں کو ماننے کا نام ایمان ہے۔

[219]: ضروریات دین میں سے کسی ایک کے انکار کرنے کا نام کفر ہے۔

[220]: ایمان میں کمی بیشی نہیں ہوتی البتہ ایمان کی کیفیت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

[221]: اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر کہنا درست نہیں۔

[222]: اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین کو مانتے ہیں۔

[223]: کسی مسلمان کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر کہنا درست نہیں۔

[224]: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کو "گناہ" کہتے ہیں۔

[225]: گناہ کی دو قسمیں ہیں:

1: گناہ کبیرہ:

اُس گناہ کو کہتے ہیں:

(۱) جس کے کرنے والے پر قرآن و سنت میں وعید کی گئی ہو جیسے یتیم کا مال کھانا۔

(۲) جس پر حد مقرر کی گئی ہو جیسے چوری کرنا، زنا کرنا، شراب پینا۔

(۳) جس کے مرتکب پر لعنت کی گئی ہو جیسے کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹ بولنا

(۴) جس گناہ میں فساد کسی ایسے گناہ کے فساد کے برابر یا زیادہ ہو جس پر وعید یا حد یا لعنت آئی ہو جیسے شراب کے علاوہ دوسری نشہ آور چیزیں استعمال کرنا، ڈاکہ ڈالنا۔

(۵) جو کام بطور تہاون فی الدین کیا جائے (یعنی اس انداز سے کیا جائے کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ اس شخص کے دل میں دین کی کوئی عظمت نہیں ہے) جیسے مقدس اوراق کو گندگی میں پھینکنا۔

2: گناہ صغیرہ:

جس گناہ پر ایسی وعید نہ ہو جو کبیرہ گناہ پر آئی ہے۔ مثلاً وہ جھوٹ بولنا جس میں کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے، کسی فاسق کے پاس بلا ضرورت اٹھنا بیٹھنا۔

[226]: گناہ سے ایمان ختم نہیں ہوتا ہاں البتہ ایمان کی نورانیت کم ہو جاتی ہے۔

[227]: کسی حرام کو حلال اور حلال کو حرام سمجھنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

اجتہاد و تقلید سے متعلق عقائد

[228]: شریعت پر عمل کرنے کے دو طریقے ہیں:

1: دلیل سے مسئلہ جاننا۔

2: دلیل سے مسئلہ جاننے والے پہ اعتماد کر کے بلا مطالبہ دلیل ماننا۔

[229]: جو مسلمان خود قرآن وسنت میں غور وفکر کر کے نئے پیش آنے والے مسائل کو حل نہ کر سکتا ہو، اس کے لیے کسی ایسے مجتہد وفقیہ کی تقلید واجب ہے جس کے اصول وفروع لکھے ہوئے اور مرتّب ہوں۔

جن مجتہدین کے اصول وفروع لکھے ہوئے ہیں وہ چار ہیں:

1. امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ۔
2. امام مالک بن انس رحمہ اللہ۔
3. امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ۔
4. امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ۔

[230]: مجتہدین اور فقہاء کا فروعی مسائل میں اختلاف کرنا معیوب نہیں، مجتہدین کا اختلاف ہر مجتہد کے لیے اجر کا ذریعہ ہے۔ درست اجتہاد پر دو اجر ہیں اور خطا کی صورت میں ایک اجر ہے۔

دعا: اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی عقائد پڑھنے کی، سمجھنے کی اور اپنانے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

استنبول، ترکی

02/02/2022